روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 120 | بدھ 11 محرم۔ 1417ھ 29 ہجرت 1375ہش 29 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً (عبادت کے لئے) کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو اور رجوع نہ کرو تو اس سے اس کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری کچھ بھی پروا نہیں رکھتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

"ان کو کہدو کہ میرا رب تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم سچے دل سے اس کی عبادت نہ کرو۔"

جیسا کہ وہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی وہ غنی بے نیاز بھی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 96)

تمام جھگڑوں کو چھوڑ دیں اور بھول جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض دفعہ (۔) میں آپ سے کہتا ہوں کہ ان جھگڑوں کو چھوڑ دیں اور بھول جائیں۔ جہاں دلوں میں اطاعت کا جذبہ تھا جہاں اللہ کی محبت اس حد تک غالب تھی کہ (۔) اللہ کے نام کے اوپر ان سے انکار ممکن نہیں رہا وہاں بسا اوقات یہ بھی ہوا کہ ان لوگوں نے سب جھگڑے بھلا دیئے، یہ بحث ترک کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر وہ یک جان ہو گئے۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کے بغیر یک جہتی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ وحدت نصیب نہیں ہو سکتی جس کے بغیر آپ کبھی بھی غیر اللہ سے مقابلے نہیں کر سکتے۔ اس وحدت کے بغیر آپ میں طاقت ہی نہیں کہ آپ غیر اللہ سے مقابلہ کر سکیں۔ اور یہی آج خصوصیت سے بعض جماعتوں میں بلا بنی ہوئی ہے کہ سالہا سال کی نصیحتوں کے باوجود ان کی بحثیں، ان کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ لیکن گزشتہ کچھ عرصے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک فریق کو کاٹ کر الگ کر دینا پڑے تو اب میں اس سے گریز نہیں کروں گا۔ کیونکہ آج وہ دور آ چکا ہے ہم اس زمانے میں داخل ہو چکے ہیں جب کہ دعوت الی اللہ بڑے زور اور شان اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ تمام دنیا کے

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے لئے دعا کی تحریک

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی آنکھ کا آپریشن مورخہ 26 مئی 1996ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے محترم مولانا صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طالب علم کا اعزاز

○ مکرم چوہدری خالد منظور بسرا صاحب ابن مکرم چوہدری منظور حسین بسرا صاحب ریٹائرڈ سیشن جج لاہور نے امسال یونیورسٹی آف لنڈن کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز سے ایم۔اے کرنے کے بعد شعبہ انتھروپالوجی اینڈ سوشیالوجی
میں نمایاں کامیابی سے پی ایچ ڈی Ph.D کا امتحان پاس کر کے ڈاکٹریٹ آف فلاسفی کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک کرے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ اعزاز ان کے لئے آئندہ دین و دنیا کی بھلائیوں اور کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمین)

مکرم سعید بٹ کے لئے قائد اعظم پولیس میڈل ایوارڈ

○ صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری نے یوم پاکستان کے موقع پر سعید احمد بٹ (جان قربان کرنے والے) کو ان کی بہادرانہ اور دلیرانہ کارکردگی پر قائد اعظم پولیس میڈل ایوارڈ دینے کا اعلان کیا ہے کراچی میں عنقریب ایک تقریب کے دوران سعید احمد بٹ کے بیٹے عزیزم فضل عمر سعید کو میڈل دیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

29- ہجرت 1375 ہش 29 - مئی 1996ء

"ریاء" کا اچھا پہلو

انگریزی زبان میں ایک محاورہ ہے کہ دنیا میں کوئی چیز اچھی یا بری نہیں ہے اس کے متعلق جو کچھ خیال کیا جائے وہی وہ ہوتی ہے یعنی اچھا خیال کیا جائے تو اچھی ہے اور برا خیال کیا جائے تو بری ہے۔ یہ محاورہ بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ محاورہ اصلیت کی مکمل صورت نہیں۔ محض خیال اگر کسی چیز کو اچھا یا برا بنا دے تو ہر شخص جو چاہے کرے اور اسے اچھا کہے اور اچھا سمجھے۔ تو کیا وہ اچھا ہو سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دراصل چیز کا استعمال 'خیال نہیں بلکہ استعمال' اسے اچھا یا برا اور غیر مفید بنا دیتا ہے۔ اس میں نیکی یا بدی کا عنصر شامل کر دیتا ہے۔ آپ زور بازو سے کمائیں تو یہ نیکی ہے اور کوئی شخص کسی کی جیب کاٹ لے یا چوری کرے تو یہ بدی ہے۔ حالانکہ دونوں باتیں روپیہ حاصل کرنے کے لئے کی گئیں۔ ان میں خیال کا دخل نہیں بلکہ استعمال کا دخل ہے۔ اگر بات کو صحیح طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تو وہ اچھی ہے اور اگر اسی بات کو بری طرح استعمال کیا گیا ہے تو وہ بری ہے اور اس بات کو زندگی کے ہر فعل پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کا ہر فعل اچھا بھی ہو سکتا ہے اگر اسے اچھے اور صحیح طریق پر استعمال کیا جائے۔ اور برا بھی ہو سکتا ہے اگر اسے برے طریق پر استعمال کیا جائے۔ دراصل استعمال پر نظر رکھنی چاہئے۔ اچھا استعمال بات کو اچھی بنا دیتا ہے۔ اور برا استعمال بات کو بری بنا دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:۔

"انسان کی فطرت میں دراصل بدی نہ تھی اور نہ کوئی چیز بری ہے لیکن بد استعمال بری بنا دیتی ہے مثلاً ریا ہی کو لو یہ بھی دراصل بری نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی کام محض خدا تعالیٰ کے لئے کرتا ہے۔ اور اس لئے کرتا ہے کہ اس نیکی کی تحریک دوسروں کو بھی ہو تو یہ ریا بھی نیکی ہے"

ریا کے معنی ہیں۔ دکھاوا۔ دکھاوا کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان اپنے آپ کو بہتر اور بڑا ثابت کرنے کے لئے دکھاوا کرے۔ اور ایک یہ کہ وہ اس لئے دکھاوا کرے کہ اس نیکی پر دوسرے لوگ بھی عامل ہو جائیں اور انہیں بھی ثواب پہنچے۔ اب دکھاوا تو ایک ہی لفظ ہے۔ لیکن اس کے دو پہلو سامنے آ گئے ایک نیکی کا اور ایک بدی کا اپنے آپ کو بڑا اور بہتر بتانے کے لئے اگر دکھاوا کیا جاتا ہے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ لیکن اگر اس لئے دکھاوا کیا جاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی ایسا ہی کریں ان میں بھی جذبہ پیدا ہو اور وہ اس نیکی کی طرف مائل ہو جائیں۔ تو یہ یقیناً نہ صرف کسی مرد کو بلکہ معاشرے کو بہتر بنانے کی کوشش ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

ریا کی دو قسمیں ہیں ایک دنیا کے لئے مثلاً کوئی شخص عبادت کرتا ہے اور پیچھے کوئی بڑا آدمی آ گیا اس کے خیال اور لحاظ سے عبادت کو لمبا کرنا شروع کر دیا۔ ایسے موقعہ پر بعض آدمیوں پر ایسا رعب پڑ جاتا ہے کہ وہ پھول پھول جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم ریا کی ہے۔ جو ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی۔ مگر اپنے وقت پر۔ جیسے بھوک کے وقت روٹی کھاتا ہے۔ یا پیاس کے وقت پانی پیتا ہے۔ مگر برخلاف اس کے جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کو سنوار سنوار کر کرتا ہے وہ ریا میں داخل نہیں۔ بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ غرض ریا کے بھی محل ہوتے ہیں"

عام طور پر تو ریا برے ہی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اگر اس کی حقیقت پر غور کیا جائے تو جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے یہ بھی ایک بہت بڑی نیکی بن جاتی ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دوہری نیکی بن جاتی ہے۔ ایک تو اس طرح کے انسان نے خود اس نیکی پر عمل کیا اور دوسرے اس طرح کہ اس نے دوسرے لوگوں کو بھی اس بات کی طرف مائل کر دیا کہ وہ بھی اس نیکی پر عمل کریں۔ پس بنیادی بات کو سمجھ لینے کی ضرورت یہ ہے کہ ہر چیز کا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔ آپ نتیجہ کی طرف نہ جائیں۔ راستے کی طرف جائیں راستہ صحیح اور درست ہونا چاہئے اور صحیح اور درست راستے کا نتیجہ ہمیشہ صحیح اور درست نکلتا ہے۔ اگرچہ بظاہر ویسا ہی نتیجہ غلط راستے پر جا کر بھی نکل سکتا ہے لیکن وہ ایک بدی اور برائی کا نتیجہ ہو گا جو یقیناً قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

پس ہر چیز کے استعمال اور ہر بات کے موقعہ کو دیکھنا ضروری ہے کہ یہ استعمال اور موقعہ اچھا ہے یا برا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اس کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم ہر بات اور ہر کام کو صحیح طریق پر کر سکیں۔

کا انسان شکر جو سکتا نہیں کر\
وہ خدا کا شکر بھی کرتا نہیں\
چھین لے اُس سے فراخی رزق کی\
وہ خدا کی بات سے ڈرتا نہیں

ابوالاقبال

○

ہو نہ حاصل جو اسد اللّٰہی\
زندگی کاروبار روباہی

گرچہ ہو راستہ سے آگاہی\
راستہ دیکھ کر چلے راہی

دوستی ہو تو ہو خدا کے لئے\
دشمنی ہو تو وہ بھی للہ ہی

حسن ہر سُو ہے انجمن آرا\
ہائے اپنی نظر کی کوتاہی

ہم فقیروں کے خوں پسینہ سے\
آب و تابِ خزانۂ شاہی

ہے تمنّا کے زخم سے بہتر\
نہ کریں ہم کوئی تمنّا ہی

آرزو ہے نہ جستجو ناہؔید\
دل میں کوئی خلش نہ سودا ہی

عبدالمنان ناہؔید

مضمون نگاروں کی خدمت میں

الفضل 12 نومبر 1967ء میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا جسے ہم احباب کی خدمت میں پھر پیش کرتے ہیں تاکہ مضمون نگار حضرات اور ادارہ الفضل ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں۔ نوٹ کا متن یہ ہے۔

"اخبار الفضل میں اشاعت کی غرض سے کوئی مضمون، رپورٹ، حالات، درخواست وغیرہ جو چیز بھی آپ بھجوائیں وہ صاف اور خوشخط اور کافی حاشیہ چھوڑ کر کاغذ کے ایک طرف لکھی ہونی چاہئے ان امور کا ملحوظ نہ رکھنا اس ارسال کردہ چیز کی اشاعت میں روک کا باعث ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ جملہ احباب اس بارہ میں اپنے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے پورے طور پر ادارہ الفضل سے تعاون فرماتے رہیں گے"۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چشم بکشا ایں جہانِ کور را
اے شدید البطش بنما زور را

اس اندھی دنیا کی آنکھیں کھول اور اے سخت گیر خدا تو اپنا زور دکھا

ز آسماں نورِ نشانِ خود نما
یک گُلے از بوستانِ خود نما

آسمان سے اپنے نشان کا نور ظاہر کر اور اپنے باغ میں سے ایک پھول دکھا

ایں جہاں بینم پُر از فسق و فساد
غافلاں را نیست وقتِ موت یاد

میں اس جہان کو فسق و فجور سے پُر دیکھتا ہوں غافلوں کو موت کا وقت یاد نہیں رہا

از حقایق غافل و بیگانہ اند
ہمچو طفلاں مائلِ افسانہ اند

وہ حقایق سے غافل اور ناواقف ہیں اور بچوں کی طرح کہانیوں کے شایق ہیں

سرد شد دلہا زِ مہرِ روئے دوست
روئے دلہا تافتہ از کوئے دوست

ان کے دل خدا کی محبت سے سرد ہیں اور دلوں کے رخ خدا کی طرف سے پھر گئے ہیں

سیل در جوش است و شب تاریک و تار
از کرمہا آفتابے را برار

سیلاب جوش پر ہے اور رات سخت اندھیری- مہربانی فرما کر سورج چڑھا دے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ اے خدا تو اندھی دنیا کی آنکھیں کھول دے اگرچہ ایسا کرنے کے لئے تجھے ان پر کسی قدر سختی کرنی پڑے گی۔ لیکن اس کے بغیر ان کی آنکھیں کھل نہیں سکتیں۔ تو اپنے خاص فضل سے اپنے باغ میں سے ایک پھول دکھا جس کی خوشبو سے یہ اتنے مانوس ہو جائیں کہ تیری طرف ان کی توجہ پیدا ہو اور تو آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کر جس کی روشنی ان کے دلوں کو روشن کر دے اور یہ تیری طرف آنے لگیں۔ جہاں تک دنیا کی موجودہ کیفیت کا تعلق ہے یہاں فسق و فجور بہت زیادہ ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان غافل لوگوں کو موت کا وقت یاد نہیں۔ اگر انہیں اس بات کا یقین ہو جائے اور یہ اس بات کو یاد رکھیں کہ ایک نہ ایک دن انہیں مرجانا ہے اور دنیا کو چھوڑ جانا ہے تو یقیناً یہ دنیا پر اس طرح فریفتہ نہ ہوں جس طرح اب فریفتہ ہیں۔ دنیا پر فریفتہ ہونے کے نتیجہ میں یہ حقائق سے بالکل نابلد اور ناواقف ہیں اور حقائق کی بجائے افسانوں کو اور کہانیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ ہر وہ شخص جو یہ جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسے اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ وہ حقیقت ہی کی طرف دوڑتا ہے اور اسی کو مضبوطی سے پکڑتا ہے۔ دنیاداری نے ان کے دلوں سے خدا تعالیٰ کی محبت ختم کر دی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ گویا کہ یہ خدا تعالیٰ سے دور سے دور تر جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا منہ خدا کی طرف نہیں۔ بلکہ اس کی مخالف سمت ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کا منہ خدا کی مخالف سمت ہو گا وہ خدا سے دور تر چلا جائے گا۔ اے خدا اس وقت دنیا میں جو فسق و فجور پایا جاتا ہے وہ اندھیری رات کی طرح ہے۔ اور طوفان کی صورت اختیار کر چکا ہے اسے مٹانے کے لئے تو اپنا سورج چڑھا دے تاکہ دنیا راہ راست پر آجائے۔

الفضل 10- نومبر 1959ء

مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی اجلاس کا انعقاد

اردو کے مستقبل اور اس کے ذریعہ تعلیم بننے کی اہلیت پر فاضلانہ مقالہ اور تقریر

ربوہ 9- نومبر 1959ء کل مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل مکرم حمید احمد خان صاحب ایم۔ اے، ایم۔ لٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی وائس پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور نے علی الترتیب اردو زبان میں ذریعہ تعلیم بننے کی اہلیت اور اس زبان کے مستقبل پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض مجلس اردو کے صدر مکرم محبوب عالم صاحب خالد نے ادا فرمائے۔

تلاوت کے بعد جو کالج کے طالب علم عطاء المجیب صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے اردو کے مستقبل پر ایک نہایت ٹھوس اور قیمتی مقالہ پڑھا۔ جس میں آپ نے زبانوں کی نشوو ارتقاء میں مختلف عوامل اور ان کے اثرات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس امر کو تفصیل سے بیان کیا کہ آئندہ چل کر اردو زبان میں گوناگوں اثرات کے تحت کس کس نوعیت کی تبدیلیاں متوقع ہیں اور یہ زبان کس نہج پر ترقی کرے گی۔ آپ نے قیام پاکستان کو اس لحاظ سے اردو کے حق میں ایک نیک فال قرار دیا کہ اس زبان کو پاکستان میں قومی زبان کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور بنا بریں اس کی ترقی کے امکانات پہلے کی نسبت بہت روشن ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ نے اس امر سے اتفاق نہیں کیا کہ یہ زبان اپنی اس معیاری نفاست اور قدیم محاورے کو برقرار رکھ سکے گی جو اب تک اس کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ ان کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا اردو کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ دہلی اور لکھنؤ سے اسے دیس نکالا ملنے کا باعث قدیم روایات سے اس کا رشتہ یکسر منقطع ہو گیا ہے اور اب یہ گھر سے بے گھر ہو کر ایک پناہ گزیں کے طور پر ہمارے ہاں آبسی ہے۔ یہاں یہ کہیں بھی مادری زبان کے طور پر بولی نہیں جاتی۔ اس لئے جہاں اس میں ایک طرف۔ فارسی عربی اور انگریزی کے الفاظ ایک حد تک داخل ہوتے چلے جائیں گے وہاں دوسری طرف اس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کی مقامی بولیوں حالات اور ماحول کے اثرات کے تحت تبدیلی ہوتی چلی جائے گی تاہم آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ تبدیلی ایسی نہیں ہو گی کہ اردو مقامی بولیوں میں مدغم ہو کر رہ جائے۔ مقامی اثرات قبول کرنے کے باوجود مقامی بولیوں پر اسے فوقیت حاصل رہے گی البتہ اس کی وہ ٹکسالی اور سکہ بند معیاری حیثیت برقرار نہیں رہ سکے گی جو دہلی اور لکھنؤ کے ماحول میں اسے نصیب ہوئی تھی۔ آپ نے اس امر سے اتفاق کیا کہ اگر بفرض محال اردو کو مادری زبان کے طور پر بولنے والے لوگوں کو پاکستان بھر سے اکٹھا کر کے ایک ہی شہر میں بسا دیا جائے تو پھر اردو.......... اپنی اصل ہیئت کو کچھ عرصہ اور برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ بصورت دیگر اس کا حالات کے ساتھ بدلنا اور ایک نئی شکل اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

آپ کے بعد مکرم جناب حمید احمد خان صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اس موضوع پر ایک پر مغز اور مدلل تقریر فرمائی کہ "کیا اردو ذریعہ تعلیم بن سکتی ہے" آپ نے بڑے وزنی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ اردو میں ذریعہ تعلیم بننے کی اہلیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں زبانیں بنائی نہیں جاتیں بلکہ خود بنتی ہیں۔ لیکن باطنی نشوو ارتقاء کا یہ اصول روزمرہ کی بول چال۔ محاورہ زبان اور ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک تعلیم و تدریس کا سوال ہے اس کے تقاضوں کے مطابق زبان کو خود بنانا پڑتا ہے اور نئی اصلاحات وضع کر کے اس کے سرمائے کو بڑھانے کی خود سعی کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ اردو میں فارسی عربی اور ایک حد تک سنسکرت سے طلب و اخذ کا سلسلہ ابتداء ہی سے قائم ہے اس لئے نئے نئے علوم کی اصطلاحات اور فارمولوں کو اردو کے قالب میں ڈھالنا نسبتاً زیادہ آسان اور سہل ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی صحیح طور پر کوشش کی جائے۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اگر مغربی علوم کو اردو میں منتقل کرنے کا وہ سلسلہ جس کا دہلی کالج اور دکن میں 1857ء کے غدر سے بہت پہلے آغاز کیا گیا تھا۔ جاری رہتا اور میکالے کی تعلیمی پالیسی کا نفاذ عمل میں نہ آتا تو اردو کو ایک کامیاب ذریعہ تعلیم کی حیثیت کبھی کی حاصل ہو چکی ہوتی۔ آپ نے کہا نظری اعتبار سے بھی اور عملی اعتبار سے بھی جس کا شاندار مظاہرہ 1857ء سے قبل دہلی کالج اور بعد ازاں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد میں ہو چکا ہے۔ اردو میں ذریعہ تعلیم بننے کی پوری پوری اہلیت موجود ہے۔

اول الذکر مقالے اور موخر الذکر تقریر دونوں کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ فاضل

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایس ایم ظفر- سابق وزیر قانون- جنگ لاہور 14- مئی 1996ء

اسلام نئی "امت" کی تلاش میں

کیا ہم اس بات سے آگاہ نہیں کہ اس لمحے ایک نیا نو آبادیاتی اور سامراجی نظام قائم ہو رہا ہے جو علاقائی فتوحات کی بجائے ایک عالمی کلچر کو پوری دنیا پر مسلط کرنے میں مصروف ہے۔ ہم اسے کلچرل ایمپیریل ازم (Cultural imperialism) کہہ سکتے ہیں۔

اس سامراجی نظام کا مقصد یہ ہے کہ وہ مملکتیں جو "نیشن سٹیٹ" کے طور پر اٹھارویں اور انیسویں صدی میں قائم ہوئی تھیں اور جنہوں نے بڑی طاقتوں کی سرد جنگ کے دوران اپنی سرحدات کو بیرونی مداخلت سے بڑی حد تک محفوظ کر رکھا تھا' وہ ان سرحدات "عالمی کلچر" کے فروغ کے لئے کھول دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نیشن سٹیٹس بتدریج کمزور ہو جائیں گی اور بڑی طاقتوں کے اقتصادی مفادات کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کر سکیں گی (میں نے بڑی طاقتوں کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے کیونکہ روس کی واضح شکست کے بعد ابھی تک وہ عارضی دور چل رہا ہے جس میں پوری صورت حال واضح نہیں ہوئی ورنہ آثار یہ بتاتے ہیں کہ کلچرل فوقیت سے مراد صرف امریکی کلچر ہی ہو گا)

یہ کلچر یلغار کس نوعیت کی ہے۔ اس کے ذرائع کیا کیا ہیں اور اس کا طریقہ واردات کیا ہے؟ کالم کی محدود گنجائش کے پیش نظر میں چند امور کا مختصراً ذکر کروں گا۔ مثلاً امریکہ کے ایک ٹیلی ویژن چینل پر جس کا نام ایم ٹی وی (M.T.V) ہے مسلسل گانے اور اس کے ہمراہ رقص اور دیگر تصویری نقوش (Imperession) دکھائے جاتے ہیں۔ عالمی تضادات (Global Paradox) کے مصنف کی تحقیق کے مطابق یہ پروگرام دنیا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والا پروگرام ہے اور اس کے شائقین اور ان کے دیکھنے کے اوقات میں ہر ماہ اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسرا کوئی پروگرام یا ٹیلی ویژن اس طرح کی "سرعت اور وسعت" کا حامل نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب دوسری قومیں اگر کوئی پروگرام اپنی زبان یا ثقافتی چھاپ سے نشر بھی کرتی ہیں تو ان کو ایم ٹی وی کا انداز اپنانا پڑتا ہے۔ چونکہ اصل پھر اصل ہوتا ہے اس لئے لوکل پروگرام دیکھنے والے جلد بور ہو جاتے ہیں اور یوں ایم ٹی وی (M.T.V) کے ناظرین میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

کچھ ممالک نے اس کلچرل ایمپیریل ازم کا مقابلہ کرنے کی سعی کی اور فرانس نے انگریزی میں پروگراموں کی نشریات پر پابندی لگا دی۔ لیکن ایم ٹی وی کے پروگرام سی ڈی روم پر آ گئے اور وہی پروگرام فرانس کے ہر شہر اور قصبے میں نوجوانوں کی خصوصی نشستوں کا حصہ بن گئے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ سی ڈی روم وہ چھوٹا سا "توا" (ڈسک) ہوتا ہے جس پر کئی گھنٹوں کا پروگرام چلتا ہے جو سنا بھی جا سکتا ہے اور دیکھا بھی۔

امریکی فلم انڈسٹری اتنی فعال اور جاندار ہے کہ اس کا مقابلہ کرنا یورپی ممالک کے لئے بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جرمنی میں فلم انڈسٹری ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے اور انہوں نے امریکی فلموں کو جرمن زبان میں دکھانے کا بندوبست وسیع پیمانے میں کر رکھا ہے۔

ایک نئی ایجاد "ای میل" (E.Mail) کی ہے اس ای میل کے ذریعے دنیا میں ہر وہ ادارہ یا فرد جس کے پاس "ای میل" (یا جسے میں عالمی ڈاک کا نام دوں گا) وصول کرنے اور بھیجنے کا کمپیوٹر موجود ہو' وہ ایک ایسے سلسلہ میں منسلک ہو سکتا ہے کہ وہ آپس میں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ کو عالمی جال (Inter Net) کا نام دیا گیا ہے۔ اس جال میں منسلک کمپیوٹر عالمی ڈاک روانہ کر سکتے ہیں اور وصول کر سکتے ہیں۔ اس ماہ کی کمپیوٹر شماری کے مطابق اس "انٹرنیٹ" سے منسلک آبادی 6 کروڑ تک پہنچ چکی ہے جو کہ آپس میں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس ڈاک کی ترسیل میں دن نہیں لگتے' گھنٹوں بلکہ سیکنڈوں میں دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اطلاعات آتی اور جاتی رہتی ہیں۔ اس کے اخراجات بھی بہت کم ہیں۔ ای میل نے نیشن سٹیٹ کی سرحدات مزید مدھم کر دی ہیں مثلاً سعودی عرب کے لئے "ای میل" ایک سردرد بن چکی ہے۔ سعودی عرب نے عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے بینکوں اور دیگر اداروں کو ماڈرن سہولتیں مہیا کر رکھی ہیں' اس لئے وہ سب کے سب عالمی ڈاک سے منسلک ہیں۔ سعودی عرب کے کاروباری حلقے بلکہ وکلاء کے دفاتر بھی اس سلسلہ میں شامل ہیں' اب ایک باغی گروہ لندن میں بیٹھے ہوئے ہر صبح دفتر کے اوقات شروع ہوتے ہی انٹرنیٹ کے ذریعے کمپیوٹر پر بغاوت کا پیغام پہنچا دیتا ہے جس میں بادشاہت کے خلاف مواد اور اسلام کے جمہوری تقاضوں کا ذکر ہوتا ہے۔

اسی طرح چین کی اقتصادی ترقی نے اسے مجبور کیا ہے کہ وہ عالمی ڈاک میں شامل ہو جائے لیکن اب اسے بھی پریشانی کا سامنا ہے۔ کیونکہ چین کے ان طلبہ کی تنظیم جنہوں نے 1989ء میں بیجنگ میں انسانی حقوق کا پرچم بلند کیا تھا' اب وہ امریکہ سے بذریعہ عالمی ڈاک اپنا پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

فرانس جسے اپنی زبان پر بہت مان ہے۔ ان کو یہ تکلیف ہے کہ "عالمی ڈاک" کا سارا نظام ہی انگریزی زبان میں ہے جس کی وجہ سے امریکی انگریزی کا تسلط ساری دنیا میں قائم ہوتا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ الجیریا کے حریت پسندوں کا ایک گروہ کیلیفورنیا کی ریاست سے پیرس کے "دہشت گردوں" کو بم بنانے کی ہدایت عالمی ڈاک پر روانہ کرتا رہا ہے۔

یہ مناسب ہو گا کہ اگر مختصراً یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ "عالمی ڈاک" پر عمومی طور پر کیا کچھ حاصل ہوتا ہے۔ اول تو آپ سائنسی' تاریخی' معاشرتی اور اقتصادی ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کوئی سا سوال پوچھیں اور چھ کروڑ ای میل سے منسلک آبادی میں سے کوئی نہ کوئی آپ کے سوال کا جواب مہیا کر دے گا۔ کاروباری اطلاعات تو کمپیوٹر پر یہاں سے وہاں آ جا رہی ہوتی ہیں۔ تازہ لطیفے معلوم کرنے ہوں تو عالمی ڈاک پر تیرتے ہوئے آپ کے کمپیوٹر میں آ جائیں گے۔ اسی طرح جنسی معلومات اور جنسی کہانیوں کے مراکز بھی اس سلسلہ کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس وقت کی تحقیق بتاتی ہے کہ اس نوعیت کی "ڈاک" میں اضافہ ہو رہا ہے۔

عالمی ڈاک کو سنسر کرنے اور روکنے کے لئے کچھ کارروائی ہو رہی ہے اور بڑے کمپیوٹر جن کو پکس (Pics) کہتے ہیں' بنائے گئے ہیں لیکن سنسر کا یہ سسٹم بڑا مہنگا ہے اور اس میں سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ ساری ڈاک کو سنسر سسٹم میں سے گزارنا پڑتا ہے اور تجارتی حلقے اس سے گریز ہی پسند کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا گزارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے سرحدات کو بے معنی بنا دیا ہے۔

اب اطلاعات کی شاہراہ (Information Super way) کے ذریعے ایک نیا کلچر ہر ملک میں داخل ہو رہا ہے۔ پاکستان ہی کو لیجئے۔ ٹی وی کے چینل پر دس پندرہ پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔ سی ڈی روم کا ہر نوجوان جو کمپیوٹر سے آگاہ ہے' استعمال کرتا ہے۔ ای میل سے بھی کچھ ادارے اور افراد منسلک ہو رہے ہیں' آپ اگر کچھ وقت نکالیں اور حالات پر نظر ڈالیں تو آپ بڑی جلد یہ محسوس کریں گے کہ پاکستان کے نوجوان ایک نئے کلچر سے متاثر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم ٹیکنالوجی کے "ثمرات" کو بغیر علم اور منصوبہ بندی وصول کر رہے ہیں۔ اپنی تاریخ کے دھندلے سایوں میں مجھے ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہیولہ ابھرتا دکھائی دیتا ہے کہ ہمارے شہنشاہوں' راجوں اور شہزادوں نے انگریز تاجروں کے تحائف بخوشی قبول کئے اور پھر ان تاجروں نے کئی سو سال اپنے قدم بری طرح جمائے کہ ہماری قوم کے جسم میں ابھی تک وہ خون کی وہ کمی پوری نہیں ہوئی ہے جو کہ سفید چمڑی کے تاجروں نے پیدا کر دی تھی' انہوں نے تحائف تو وصول کئے لیکن ایجادات خود نہ بنائیں۔

اسی طرح ہم ڈش انٹینا پر دگرام وصول کرتے ہیں لیکن ڈش انٹینا کا تعلق جس سائنسی ایجاد سے ہے' وہ 1970ء کی دہائی کی دریافتوں کا ثمر ہے جس کے ذریعے دنیا کی قوت ثقل (Gravitational Force) پیدا کر کے ایک بھاری کم ریڈیو سٹیشن کو خلا میں اسی طرح قائم کرنا ہے کہ وہ ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ گردش کرے۔ اس مقام تک پہنچنے کے لئے سائنس کے کئی شعبوں کو ایک ٹیکنالوجی میں اکٹھا کیا گیا ہے۔

ای میل (عالمی ڈاک) جو کہ دراصل الیکٹرک میل کا مخفف ہے اس کے نظام میں الفاظ کی بجائے اعداد کو بجلی کی لہروں میں اس طرح روانہ کیا جاتا ہے کہ وہ پوری وفاداری کے ساتھ اور بغیر ہیرا پھیری کے وصول کرنے والے کمپیوٹر میں پہنچ جاتا ہے۔ وہاں پھر مختلف اعداد کو لفظوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی میں برقی قوت کی ترقی یافتہ سائنس ریاضی کے فارمولے اور کمپیوٹر سائنس میں شامل ہیں اور جہاں تک سی ڈی روم کا تعلق ہے تو وہ "توے" (ڈسک) کی لکیروں میں آواز' الفاظ اور عکس سب کو محفوظ کر لینے کا کمال ہے۔

مندرجہ بالا کمالات مغرب والے کرتے ہیں۔ ہم ان کی بنائی ہوئی اشیاء جس میں وہ اپنے علم کی قیمت کا اضافہ کر کے ہمیں مہنگے داموں بیچتے ہیں' استعمال کر کے اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے دعویدار بن جاتے ہیں۔

امام کعبہ نے اس سال پہلی بار مسلم امت کے پیش نظر واحد مسئلہ کی جانب اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے بیس لاکھ سے زائد حجاج کو کہا ہے کہ "میڈیا کے دور میں ضروری ہے کہ مسلم نوجوان نسل اسلام کی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کرے" میڈیا کے دور کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ کلچر ایمپیرل ازم نے سعودی عرب کے گھر دستک دے دی ہے اور "اسلام کی تعلیمات کا گہرا مطالعہ" وہ تقاضا ہے جس کے لئے میں نے یہ لکھا ہے۔

ہمارے وہ راہنما جو یہ کہتے ہیں کہ مغرب اسلام سے خوفزدہ ہے اور اس کی سند میں وہ مغرب کے مفکرین کے حوالہ جات دیتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اور مسلم عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مغرب کو ابھی تک اسلام کی قوت سے ڈر نہیں لگتا۔ ان کو مسلم ممالک کی اندرونی گڑبڑ کی اس حد تک پریشانی ضرور ہے کہ مسلمانوں کی ٹوٹ پھوٹ کا ان کے معاشرے پر اثر نہ ہو۔ یہ خوف اسی طرح کا ہے۔ جس طرح ایک اچھی عمارت کے مکین کو یہ ڈر لاحق ہو کہ ساتھ والی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سلیم الزمان صدیقی

پروفیسر سلیم الزمان صدیقی ہمارے ملک کے ایک بہت نامور سائنس دان تھے۔ اور اس کے علاوہ وہ ایک آرٹسٹ اور شاعر بھی تھے اگرچہ ان کی شہرت کی بنیاد ان کا ماہر سائنس دان ہونا ہی ہے۔ دی نیوز کے 12- مئی 1996ء کے شمارے میں سردار احمد نازش نے پروفیسر سلیم الزمان صدیقی کے سوانح پر ایک مختصر سا مضمون تحریر کیا ہے۔ اسی مضمون سے ہم نے درج ذیل حقائق لئے جو آپ کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہم ان حقائق کے اس مضمون میں جمع کر دینے پر سردار احمد نازش کے ممنون ہیں اور ان کے شکریہ ہی کے ساتھ یہ باتیں ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

پروفیسر سلیم الزمان صدیقی جو 14- اپریل 1994ء کو کراچی میں اللہ کو پیارے ہو گئے وہ لکھنؤ کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں 19- اکتوبر 1897ء کو پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد محترم اور آپ کے بھائی وکالت کے پیشے سے منسلک تھے۔ آپ کے خاندان کی خواہش تھی کہ آپ طب کا پیشہ اختیار کریں وہ چاہتے تھے کہ ان میں ایک فزیشن ہونا چاہئے۔ سلیم الزمان صدیقی نے اپنے والدین کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ انہیں فلسفہ پڑھنے کی اجازت دی جائے اور دلیل یہ دی کہ ایک اچھے طبیب کے لئے فلسفی ہونا نہایت ضروری ہے۔ فلسفہ اور فارسی لٹریچر کی گریجوایشن کے بعد آپ لندن چلے گئے تاکہ وہاں طب کی تعلیم حاصل کر سکیں 1919 میں وہ لندن میں وارد ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا کہ پہلی جنگ عظیم کے اثرات موجود تھے۔ اور سیاسی اور اقتصادی حالات جلد جلد بدل رہے تھے۔ اپنے خاندان کے مشورے کے بعد سلیم الزمان صدیقی جرمنی چلے گئے۔ تاکہ وہاں کیمسٹری کی تعلیم حاصل کر سکیں چنانچہ اس تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے فرینکفورٹ آن دی رورمین یونیورسٹی میں 1921ء میں داخلہ لے لیا۔ آپ نے 1927ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی اس دوران میں آپ نے ایتھل ولہمینا شنیمن (ETHEL WILL HEMINA SCHNEEMAN) کے ساتھ شادی کا بندھن بھی باندھ لیا۔ اور اس دوران فرینکفورٹ کی گیلریز میں آپ کی ڈرائینگز بھی رکھی گئیں۔ آپ 1948ء میں پاکستان آئے نواب لیاقت علی خان نے باقاعدہ طور پر جواہر لال نہرو سے درخواست کر کے آپ کو 1948ء میں پاکستان میں بلا لیا۔ آپ کو ریسرچ کے شعبے کا سربراہ مقرر کیا گیا اور اسے پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کا نام دیا گیا۔ یہ 1953ء کی بات ہے اور آپ کو اس کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ 1954ء میں آپ نے ڈی سلفرائزیشن آف کول یعنی کوئلے کی ڈی سلفرائزیشن پر کام کیا اور اس طرح بائی پروڈکٹ کے طور پر ایک انسکمائڈ (کیڑے مار دوائی) بنالی۔ آپ نے ایک ٹیم کو اپنے ساتھ ملایا جو سائنس دانوں اور ٹیکنیکی ماہروں کی تھی اور جن کے ساتھ انجینئر بھی شامل تھے۔ کالاباغ لوہے کے متعلق بھی آپ نے خاصا کام کیا۔ چنانچہ یہی لوہا بعد میں سٹیل انڈسٹری میں استعمال ہونے لگا۔ عملی ریسرچ کے کام کے ساتھ ساتھ آپ نے تحقیقات کے کام کے ساتھ ساتھ آپ نے تحقیقات کی مینیجمنٹ کو بھی فروغ دیا۔ اور اس طرح آپ پاکستان ایسوسی ایشن برائے فروغ سائنس کے چیئرمین مقرر کر دئے گئے۔ اگلے سال آپ کو پاکستان اٹامک انرجی کونسل کا رکن مقرر کیا گیا۔ اس دوران ابتدائی تحقیقاتی کام بڑھنے لگا اور کافی سے زیادہ ریسرچ مقالات شائع بھی ہوئے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ کہ سائنس کے متعلق اور ٹیکنیکی مہارت کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور انہیں کسی ایک جگہ جمع رکھنے کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ آپ نے پاکستان نیشنل سائنٹیفک ڈاکومنٹیشن سنٹر قائم کیا۔ یہ 1956ء کی بات ہے اور یہ کام یونیسکو کی امداد کے ساتھ کیا گیا۔ آپ نے جو کام کیا تھا اس کے سلسلے میں آپ کو 1958ء میں تمغہ پاکستان دیا گیا۔ اگلے سال صدر پاکستان نے آپ کو سائنٹیفک کمیشن کا ایک رکن مقرر کیا اور ڈرافٹنگ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا۔ آپ پان انڈین اوشن سائنس ایسوسی ایشن کے 1960ء میں صدر چنے گئے اور پھر 1965ء تک آپ کو تقریباً چھ اعزازی ایوارڈ دئے گئے۔ اور فیلو شپس بھی آپ کو ملیں۔ یہ قومی اور عالمی سطح کے اعزازات تھے۔ ان میں سب سے بڑا اعزاز فیلو شپ آف دی رائل سوسائٹی تھا۔ جس کے آپ 1961ء میں ممبر بنے۔ پاکستان میں کام کرنے والے سائنس دانوں میں سے آپ پہلے سائنس دان تھے جنہیں یہ اعزاز ملا اور یہ آپ کی تحقیقات کے سلسلے میں تھا جو آپ نے قدرتی مصنوعات کے سلسلے میں کی تھیں۔ 1964ء میں آپ کو ویٹیکن اکیڈمی آف سائنسز کی ممبری سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی پی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آر۔ کی چیئرمین شپ سے 16- فروری 1966ء کو ریٹائر ہوئے۔ آپ نے پندرہ سال تک پی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آر کے لئے کام کیا اور تقریباً چھبیس مضامین شائع کئے اور تقریباً اتنی ہی چیزوں کو پاکستان اور پاکستان سے بیرونی ممالک میں پیٹنٹ کروایا۔ جب آپ ریٹائر ہوئے تو اسی روز آپ کی خدمات کراچی یونیورسٹی کے سپرد کر دی گئیں۔ وہاں آپ کو کیمسٹری کے پروفیسر کی حیثیت سے متعین کیا گیا اور آپ کے ذمہ یہ بات بھی لگائی گئی کہ آپ ریسرچ کے ڈائریکٹر ہوں گے۔ جو پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری برائے فروغ تربیت اور تحقیقات قائم کریں گے۔ آپ کو پروفیسر ایمیریٹس (اعزازی) کا اعزاز بھی دیا گیا۔ اس طرح آپ فاؤنڈیشن فیلو آف دی تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز ٹرسٹ اٹلی کے ممبر بھی منتخب ہو گئے ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی نے ایچ ای جے انسٹی ٹیوٹ کو اتنی مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا کہ اب یہ دنیا بھر کے تین ایسے اداروں میں سے ایک ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں کیمسٹری پر اور قدرتی مصنوعات پر تحقیقات ہوتی ہے۔ ہر سال تقریباً پانچ سے سات طلباء یہاں سے پی ایچ ڈی کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ آپ کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ جب کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمود حسین فوت ہوئے تو آپ کو کراچی یونیورسٹی کا قائم مقام وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ یہ 1975ء کی بات ہے۔ آپ نے اٹھائیس سال تک ایچ۔ ای۔ جے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کے لئے کام کیا اور اپنے مقالے شائع کئے اور پچیس کے قریب چیزیں پیٹنٹ کروائیں۔ جہاں تک آپ کے تحقیقاتی مقالوں کا تعلق ہے ان کی تعداد 241۔ بتائی جاتی ہے۔ یہ آپ نے قومی اور عالمی شہرت رکھنے والے رسالوں میں چھپوائے تھے۔

پروفیسر سلیم الزمان صدیقی نے شاعری میں بھی دلچسپی لی۔ آپ عربی اور فارسی بھی جانتے تھے۔ آپ کے محبوب شاعر غالب اور میر تھے اور آپ نے ایک انتخاب میر بھی شائع کروایا۔ آپ کی منتخب تصنیفات کو ایک فولڈر کی صورت میں ایلیٹ پبلشرز کراچی نے شائع کیا۔ آپ نے اپنی پندرہ ڈرائنگز کا ایک پورٹ فولیو 17- اپریل 1983ء کو جاری کیا۔ جو 1920ء سے 1950ء تک کے ان کے کام پر مشتمل ہے۔ اسے گوئٹے انسٹی ٹیوٹ میں پیش کیا گیا۔

6- جون 1986ء کو آپ کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ 1989ء میں ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی عمر 92 سال ہو گئی اور آپ کی صحت گرنے لگی۔ آگلے سال ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی ڈائرکٹر ایچ۔ ای۔ جے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری سے ریٹائر ہو گئے اور اپنی لیبارٹری میں آپ نے کام شروع کر دیا لیکن آپ کو فروری 1994ء کے آخری ہفتہ میں آغا خان ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ آپ کو دل کی تکلیف تھی اور آپ 14- اپریل 1994ء کو آغا خان ہسپتال میں وفات پا گئے۔

ہفت روزہ "لاہور" کا خراجِ عقیدت

اس ہفتے ایک اور نافع الناس وجود۔ انٹرنیشنل ایوارڈ یافتہ۔ شہرہ آفاق ماہر امراض چشم اور الشفا آئی ٹرسٹ کے چیف کنسلٹینٹ میجر جنرل ریٹائرڈ نسیم احمد (ہلال امتیاز) اللہ کو پیارے ہو گئے۔

داغ فرقت دے رہا ہے کیسا کیسا آشنا

نہ کسی تکلیف کا اظہار نہ کوئی طویل و قلیل علالت 9/ ماہ رواں کی شام اپنے کلینک میں بیٹھے مریضوں کو دیکھ رہے تھے چوتھے یا پانچویں مریض کو دیکھنے کے بعد نسخہ لکھنے لگے تو چند ادویہ لکھنے کے بعد اچانک ہاتھ لڑکھڑایا۔ آئندہ حروف ایک لکیر میں تبدیل ہو گئے۔ قلم ہاتھ میں انیڈابینڈا ہو گیا اور نسیم کرسی پر ڈھیر ہو گئے مریض نے بھاگ کر دوسرے کمرے میں ان کے ملازمین کو اطلاع دی۔ ان میں سے ایک بھاگا ہوا اندر آیا مگر جب ابتدائی مساعی کے بعد ماتھا اور ہاتھ ٹھنڈے ہوتے گئے تو فوراً سی۔ ایم۔ ایچ پہنچایا گیا لیکن اتنے میں تقدیر الٰہی وارد ہو چکی تھی دراصل حملہ دل کے الیکٹرانک سنٹر پر ہوا تھا۔ اچانک درد اٹھا اور زندگی کی تمام رعنائیاں سمیٹ کر لے گیا اور موصوف آن واحد میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔

روح کو آواز دے کر لے گئی روح ارم
درد کا سیلاب جسم ناتواں کو لے گیا

گویا زندگی کے آخری سانس تک خدمت خلق میں مصروف رہے۔ دماغ پر زور ڈالا۔ ان کی کوئی کڑوی کسیلی بات یاد آجائے تو شاید یہ غم کچھ کم ہو مگر ناکامی ہوئی۔ حد درجہ ناکامی۔ ان کے کن کن اوصاف کا ذکر کیا جائے۔ (اللہ پاک ہے) کیا جینا تھا کیا مرنا۔ نیکو کار۔ دلدار و غمگسار اور شب زندہ دار۔ مہمان نواز۔ مسافر نواز اور غریب نواز۔ متحمل مزاج ہمدرد اور ذی شعور اور ان سب پر۔ اپنے فن میں ماہر اور انسانیت دوست راقم الحروف کا پچھلے دنوں "برین ہیمرج" کا آپریشن ہوا تو رات ساڑھے آٹھ بجے خصوصی نگہداشت کے نگرانوں کی آنکھ بچا کر کسی نہ کسی طرح مجھے یہ بتانے آدھمکے کہ "تمہارا آپریشن بہت کامیاب رہا ہے" ایک

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی میں سیاسی بحران

بھارت میں آج کل جو صورت حال ہے وہ مستقبل میں کس صورت میں ڈھلے گی اس کا اندازہ ترکی کی سیاسی صورت حال دیکھ کر باسانی لگایا جایا جاسکتا ہے۔ ترکی میں عام انتخابات کے بعد کوئی پارٹی بھی اکثریت حاصل نہ کر سکی۔ اسلامی رفاہ پارٹی نجم الدین اربکان کی قیادت میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کر سکی لیکن وہ پارٹی اکیلے حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہ تھی بھارت میں بھی یہی صورت حال ہے بی جے پی اکثریت حاصل کر چکی ہے لیکن وہ اکیلی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ جو پوزیشن بھارت میں بی جے پی کی ہے وہی ترکی میں رفاہ پارٹی کی ہے۔ رفاہ پارٹی سے کوئی بھی دوسرا دھڑا تعاون کرنے کو تیار نہیں تھا۔ رفاہ پارٹی کو صدر سلیمان دیمریل نے اکثریتی پارٹی کا سربراہ ہونے کی وجہ سے حکومت بنانے کی دعوت دی مگر ایک ہفتہ کی کوششوں کے بعد انہوں نے ہار مان لی۔ کیونکہ سابق حکمران جماعت ٹروپاتھ پارٹی اور بائیں بازو کی مسعود یلمز کی پارٹی اسلامی رفاہ پارٹی سے کسی بھی صورت میں تعاون کی روادار نہ تھیں۔ اس کے بعد مسعود یلمز اور مسز تانسو چیلر کو باری باری حکومت سازی کی دعوت دی گئی مگر دونوں ناکام رہے۔ اس کے بعد پھر انہی دونوں پارٹیوں نے مذاکرات کئے اور اگرچہ اصولی طور پر پہلے بھی یہ دونوں پارٹیاں مخلوط حکومت قائم کرنے پر راضی تھیں مگر اختلاف تھا تو وزیراعظم کے عہدے پر۔ یہ تو طے پا گیا تھا کہ دونوں پارٹیوں کے سربراہ آدھا آدھا وقت یعنی دو دو سال حکومت کریں گے اختلاف اس پر ہوا کہ پہلے عرصے میں کون وزیراعظم بنے۔ دونوں چاہتے تھے کہ پہلا عرصہ ان میں سے کسی کو ملے۔ آخر بڑی ردوقدح کے بعد یہ طے پایا کہ پہلا ایک سال مسعود یلمز وزیراعظم ہوں گے اس کے بعد کے دو سال تانسو چیلر وزیراعظم ہوں گی اور آخری ایک سال پھر مسعود یلمز وزیراعظم ہوں گے۔ یہ بات طے پا جانے کے بعد مخلوط حکومت قائم ہو گئی۔ مگر مخلوط حکومتوں کو چلائے رکھنا بڑے دل گردہ کام کا ہے۔ سب سے زیادہ یہ کہ اس میں صبر اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹھنڈے مزاج اور تحمل کی ضرورت ہے۔ یہ باتیں جہاں موجود نہ ہوں وہاں ساجھے کی ہنڈیا بیچ چوراہے میں ٹوٹ جاتی ہے۔

یہی بات ترکی میں بھی ہوئی۔ جلد ہی مخلوط حکومت کے اختلافات شروع ہو گئے۔ چھوٹے چھوٹے اختلافات بڑھنے لگے اور اب ترکی کی سابق وزیراعظم مسز تانسو چیلر کی ٹروپاتھ پارٹی نے وزیراعظم مسعود یلماز کی مخلوط حکومت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ وزیراعظم مسعود یلماز کی کابینہ میں شامل ٹروپاتھ پارٹی کے دو وزراء پہلے ہی مستعفی ہو چکے ہیں۔ سابق خاتون وزیراعظم کی طرف سے حکومت سے علیحدگی کے اعلان سے ترکی میں سیاسی بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ مخلوط حکومت میں گزشتہ کئی ہفتے سے اختلافات چلے آ رہے تھے جو اب دونوں جماعتوں کی علیحدگی پر منتج ہوئے ہیں۔

لیکن ترکی کی سیاسی جنگ میں ایک نیا عنصر یہ داخل ہوا ہے کہ اسلامی رفاہ پارٹی کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے مسز تانسو چیلر نے اشارہ دے دیا ہے۔

اسلامی رفاہ پارٹی کے نظریات عمومی طور پر ان بنیاد پرستی کے نظریات سے ملتے جلتے ہیں جن سے آج ساری مغربی دنیا خوف کھا رہی ہے۔ ترکی کو ایک کٹر سیکولر یعنی غیر مذہبی ملک سمجھا جاتا تھا۔ جس میں مذہب کی اس شدت سے مخالفت ہے کہ عیسائی مشنوں کو بھی اپنے مشن قائم کرنے کی اجازت نہیں ایسے ملک میں ایک مذہبی سیاسی جماعت جس کے رابطے ایران سے بھی بیان کئے جاتے ہیں' وہ جب الیکشن جیت لے تو ترکی کے سارے مغربی اتحادیوں کے کان کھڑے ہو جانا لازمی ہے۔ اس لئے ایسی نادیدہ طاقتوں کے دباؤ کے نتیجے میں تانسو چیلر اور مسعود یلماز متحد تو ہو گئے لیکن اب اگر تانسو چیلر اور رفاہ پارٹی متحد ہو گئے تو مغربی طاقتوں کی پریشانی بڑھنے کا امکان ضرور ہو گا۔

مسز تانسو چیلر نے یہ اشارہ دیا ہے کہ ان کی پارٹی رفاہ پارٹی کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنائے گی۔ مسز چیلر نے کہا کہ مسعود یلماز کی مخلوط حکومت اب ختم ہو چکی ہے۔

بھارت میں بھی مستقبل میں انہی خطوط پر سیاسی بحران جنم لینے کا واضح امکان نظر آ رہا ہے۔ اب شاید بی جے پی اقتدار جاری نہ رکھ سکے اور تیسرے محاذ اور کانگرس کے درمیان مخلوط بن جائے۔ مگر کانگرس کی طرف سے جس طرح کے مطالبات پیش کئے جا رہے ہیں اور یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ وہ تیسرے محاذ کی غیر مشروط حمایت نہیں کریں گے بلکہ اپنی مرضی کے افسران کے تقرر کی بھی باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بات بتا رہی ہے کہ یہ مخلوط حکومت زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ اور اگر یہ مخلوط حکومت ٹوٹ جائے اور پھر نئی حکومت بی جے پی اور کانگرس کے اتحاد سے بنے کو جو حیرانی بھارتیوں کو ہو گی وہی حیرانی اب ترکی کے عوام اور تجزیہ نگاروں کو ہو گی اگر مسز چیلر اور رفاہ پارٹی کی حکومت بن گئی۔!!

ooo

بنگلہ دیش کے سیاسی حالات

بنگلہ دیش میں صدر عبدالرحمٰن بسواس نے مسلح افواج کے سربراہ کو برطرف کرکے اور بعض اعلیٰ فوجی افسران کو برطرف کرکے جو دلیرانہ کام کیا ہے اس پر وہ بجا طور پر جرات و دلیری کے اعزاز کے مستحق ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر بسواس نے جب مسلح افواج کے صدر کو برطرف کرنے کا حکم جاری کیا تو انہوں نے اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ میرے کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ کیونکہ بنگلہ دیش میں فوج کے دخل کی تاریخ خونریزی سے بھری پڑی ہے۔

ان فوجی افسران کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ ان کا ایک سیاسی پارٹی سے خاص تعلق تھا۔ عوامی لیگ کی مسز حسینہ واجد نے ان افسران کی برطرفی پر جس ردعمل کا اظہار کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان افسران کے روابط عوامی لیگ کے ساتھ تھے۔ مسز حسینہ واجد نے الزام لگایا ہے کہ صدر سابق وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء کے اشارے پر کام کر رہے ہیں اور وہ ملک کے نہیں بلکہ مسز خالدہ ضیاء کے صدر ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

مقالہ نویس اور فاضل مقرر نے طلبہ اور ممبران اسٹاف کے سوالوں کے جواب دے کر اپنے اپنے موقف کی مزید وضاحت کی جو سامعین کے لئے اور زیادہ استفادے اور ازدیادِ علم کا موجب ہوئی۔

بقیہ صفحہ 4

عمارات اگر اپنی بری ساخت کی وجہ سے گر گئی تو اس کا ملبہ گراؤنڈ میں کھیلتے ہوئے بچوں کو نہ آن لگے۔ جب تک اسلام کو ماننے والے تسخیر جہات اور کائنات کو زیر کرنے کی ٹیکنالوجی نہیں اپناتے 'مغرب کو اطمینان ہے۔

نوجوان نسل کو امام کعبہ کی تلقین ہے کہ وہ اسلام کا گہرا مطالعہ کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کو عقائد اور رسومات تک محدود نہ کریں۔ ہم نے تو شخصیت کی بجائے جسم پر توجہ کر رکھی ہے۔

اسلام کا اصل منشور تو کائنات کے راز (سائنسی دریافت کے ذریعے) معلوم کرنا ہے۔ مسلمانوں کو ہر طرح کی ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کرنے کے لئے سرپٹ دوڑنا ہو گا۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو ہم صرف مسجدوں اور حج کے دوران دعائیں مانگنے والوں کا ایک ہجوم بن کر رہ جائیں گے۔

کیا کبھی کسی امام مسجد نے کسی جمعہ کے خطبہ یا عید کی نماز کی طویل تقریر میں مسلمانوں کو سائنس کی تعلیم کی ترغیب دلائی ہے۔ کیا کبھی مساجد سے باہر لگے ہوئے سٹالوں میں یہ استدعا بھی کی گئی ہے کہ کسی مسلم طالب علم کو اعلیٰ سائنسی تعلیم کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

میڈیا اور سائنس کے اس دور میں شوکت اسلام سائنس کے حصول کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور اسلام بغیر شوکت کے مظلوم اور بے چارہ بن جائے گا۔ پھر وہ زیادہ عرصہ مسلمانوں کے درمیان نہ رہ سکے گا۔ اور وہ ہم سے نالاں ہو کر نئی امت کی تلاش شروع کر دے گا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 14 مئی 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

سرتاسر بے ضرر اور نافع الناس وجود۔ اور تو اور "جنرل ضیاء" نے بھی اکثر میجر جنرل نسیم احمد کے کلینک میں پہنچ کر انہی سے اپنی آنکھوں کا معائنہ کروایا۔ پاکستان کے متعدد میڈیکل کیمپوں میں بیمار انسانیت پر اپنا فن نچھاور کرنے کے بعد ریٹائر ہوتے ہی افریقہ پہنچ گئے۔ اور وہاں کوئی ایک ہزار کے قریب آپریشن کر ڈالے اور "سری لنکا" سے آئی ہوئی آنکھیں پاکستانی نابیناؤں کی آنکھوں میں لگا کر تو جانے کتنے اندھوں کو سوجاکھا کر گئے۔

جو بنا ہے وہ ایک دن ٹوٹے گا
جو آیا ہے وہ ایک دن جائے گا

یہی قضا و قدر کا معمول ہے اور رہے گا۔ لیکن جنرل نسیم کے یوں ہنستے کھیلتے بیمار انسانوں کو صحت و توانائی کے مژدے سناتے چند لمحوں میں اس دنیا سے ہر قسم کا تعلق توڑ کر آنا "فانا" اپنے مولائے حقیقی کے روبرو پہنچ جانا۔ دل کو یقین آئے تو کیوں کر؟

ربوہ میں تدفین اور دعا کے بعد راولپنڈی سے آئے ہوئے فوجی دستے نے اپنے قائد کی قیادت میں سلامی دی اور مزار پر پھول چڑھائے اور یوں معمولات دنیوی اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ اللہ جانے والے سے رحمت و شفقت کا معاملہ فرمائے۔ اسے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے تمام نیک اور قابل رشک اوصاف سے ان کے دونوں بیٹوں کو متصف کر دے۔ اور ان کے تمام پسماندگان اور چاہنے والوں کو سکون و طمانیت عطا فرمائے۔ سدا نام رہے اللہ کا۔

(ہفت روزہ لاہور 20۔ اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ پس ان چند لوگوں کی خاطر، ان کی دلداریوں کی خاطر کہ ان کے دل نہ ٹوٹیں، نظام جماعت سے الگ ہو کر ان کے دوستوں کو ٹھوکر نہ لگے کب تک جماعتی نقصان برداشت کرتے رہیں گے۔ پس یہ آخری تنبیہہ ہے۔ بعض صورتوں میں میں ایسے اقدام کر چکا ہوں اگرچہ میرے دل پر یہ بہت بوجھل ہوتی ہے۔ لیکن باقی جگہ بھی اب وہی جماعت رہے گی جو ایک ہے۔ اور اختلاف آپس میں طے ہوں یا نہ ہوں نظام جماعت کے نمائندے جب آخری فیصلہ کریں گے اگر وہ غلط ہے تو خدا پر ہے کہ وہ خود اس کے نتیجے میں کسی مظلوم کی اشک شوئی فرمائے اور اللہ ہی پر ہے کہ وہ دلوں پر نظر ڈالتا ہے کہ کس نے فیصلے کس نیت سے کئے تھے۔ یہ فیصلے پھر خدا کے ہاتھ میں ہوں گے مگر اس دنیا میں بہرحال وحدت کے قیام کی خاطر تمام جماعت کو ایک (-) بنانے کے لئے تمام تفریقوں کو مٹانا ہو گا اور یہی نصیحت ہے (-) اور اس کے متعلق میں پھر عرض کرتا ہوں کہ صبر کے بغیر یہ بات ممکن نہیں۔

فیصلوں کے متعلق بھی اگر آپ سر تسلیم خم کرنا چاہیں، اطاعت پر تیار بھی ہوں تو بسا اوقات دل بہت صدمہ محسوس کرتا ہے ایسا شخص جو سمجھ رہا ہو اور یقین رکھتا ہو چاہے اس کا یقین غلط ہی کیوں نہ ہو کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی تھی اور نظام جماعت کا نمائندہ آیا اس نے فیصلہ اس کے حق میں کر دیا اور مجھ پر دباؤ ہے کہ میں اپنی انا توڑ کر اس کے سامنے جھک جاؤں اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاؤں تو بڑے دکھ کا معاملہ ہے اس کے دل کی کیفیت میں اپنے ذہن کو منتقل کر کے دیکھیں تو بعض دفعہ اس پر شدید ابتلاء آجاتا ہے جو آخر وقت تک اپنے آپ کو سچا سمجھ رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) صبر سے کام لو صبر ہی ان باتوں کا علاج ہے۔ اور جو اللہ کی خاطر صبر کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے۔ پس یہ نقصان کا سودا نہیں۔ دنیا کی نظر میں برادری کی نظر میں اگر کچھ انسان خفت بھی محسوس کرے مگر اگر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہے تو اللہ اس کا اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ آپ کی نسلیں بھی ان فضلوں کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ پس صبر کے رستے پر ہی اللہ کی رضا ہے اسی رستے پر صبر کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ (-)

(از خطبہ 28 جولائی 1995ء)

ضروری اعلان

○ موسم گرما کے پھولوں و سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں دستیاب ہیں۔ نیز گندم اور چاولوں کے ہر قسم کے کیڑے سنڈی سسری مارنے والی گولیاں بھی وکالت زراعت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 29- مئی 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچوں سے ملاقات
5-00 لقاءمع العرب نمبر 32 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات نمبر 24 (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 140 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 12 (دوبارہ)
8-30 چینی پروگرام۔ مطالعہ کتب چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سبق نمبر 36
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے بچوں کی ملاقات
11-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب۔ آنکھوں کی بیماریاں
11-30 فرسٹ ایڈ۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاءمع العرب نمبر 36 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ خطبہ 94-9-2
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 140 (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
5-00 انڈونیشن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ سبق نمبر 28
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ دلبر مرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاءمع العرب نمبر 33 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر 30 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 141 (نیا)

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ مجلس خدام الاحمدیہ، شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی سوم میں ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "MTA اور احمدیت" ہے۔
خدام سے درخواست ہے کہ مضمون 15- جولائی 96ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں پہنچا دیں۔

یاد رہے کہ مضمون آٹھ سے دس فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔

(مہتمم تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز محمد ناصر ابن مکرم منیر احمد صاحب کارکن الفضل کی طبیعت پچھلے دنوں سخت ناساز ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اب بخار بھی اتر گیا ہے اور طبیعت بھی بہتری کی طرف مائل ہے احباب کرام سے عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرشید اختر صاحب کارکن دارالضیافت دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب دارالنصر غربی ربوہ جگر اور یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ایم۔اے ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شوگر اور فالج کے باعث لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر خوراک نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔ اور کمزوری بہت ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے والد محترم چوہدری رحمت خاں صاحب جگ موضع ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد بعمر 84 سال مورخہ 5.5.96 کو وفات پا گئے۔ ان کی احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان برائے سکالرشپ

○ اسلامی ترقیاتی بینک جدہ نے صوبہ سرحد کا ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ کے لئے ایڈوانس سائنسز اور ٹیکنالوجی میں تین سالہ Ph.D اور ایک سالہ پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لئے سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ سکالرشپ یورپ اور امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے لئے دیا جائے گا۔

Ph.D میں داخلہ کے لئے عمر 25 سے 35 سال اور پوسٹ ڈاکٹریٹ میں داخلہ کے لئے عمر 25 سے 40 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 جون 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان برائے فیلوشپ

○ U.S.A کی پاکستان میں تعلیمی فاؤنڈیشن نے ہیوبرٹ ایچ ہمفری نارتھ ساؤتھ فیلوشپ پروگرام برائے سال 98-97 کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ فیلوشپ امریکہ میں ایک سال کی تعلیم کے لئے ہو گا۔ درخواست دہندہ کا ماسٹرز ہونا ضروری ہے نیز انتظامی کاموں کا پانچسالہ تجربہ ضروری ہے۔ ٹیچرز اور ریسرچرز اس میں درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں۔ عمر 28 سے 42 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جون 96ء ہے

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ ICMA انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے اپنے پروگرام میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم گریجوایٹ ہونا لازمی ہے۔ وہ طلبہ جنہوں نے A لیول کیا ہو بھی درخواست دینے کے اہل ہیں۔

داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر ہو گا جو انگریزی Arithmatic اور جنرل نالج پر مشتمل ہو گا۔ یہ ٹیسٹ 28 جون کو ہو گا۔ داخلہ فارم 9 سے 19 جون کے درمیان متعلقہ سینٹرز سے دستیاب ہوں گے۔

○ اسلامک انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (سابقہ CTVTR) ڈھاکہ بنگلہ دیش نے ٹیکنیکل ڈپلومہ، ماسٹر، پوسٹ گریجوایٹ اور گریجوایٹ انجینئرنگ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ کے لئے اہلیت:۔ ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) کم از کم 50% نمبر حاصل کرنے والے طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-7-31 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26۔ مئی۔1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کے لیڈر مسٹر نواز شریف گزشتہ روز منگووال ضلع گجرات کے اس مقام پر گئے جہاں ایک ہی خاندان کے 9۔ افراد کو رات کی تاریکی میں قتل کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے مقتول خاندان کے افراد سے اظہار تعزیت کیا اور قتل گاہ کے قریب ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ میری حکومت آئی تو قاتلوں کو سرعام پھانسی دی جائے گی۔ حکومت پر عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر مملکت فوری طور پر ملک میں ریفرنڈم کرا کر اپنا آئینی فرض ادا کریں کیونکہ حکمران عوام کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ اگر صدر نے اپنا فرض ادا نہ کیا تو عوام خود ریفرنڈم کرا لیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قاتلوں کی سرپرستی وزیر اور مشیر مشترکہ طور پر کر رہے ہیں۔ لوگ اجتماعی قتل کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ وزیراعظم کو غیر ملکی دوروں سے فرصت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں وزیراعظم ہوتا تو یہاں بیٹھ جاتا اور جب تک مجرم سولی پر لٹک نہ جاتے واپس نہ جاتا۔ بے نظیر کو یہ منظر دیکھنا چاہئے تھا مگر انہیں دوروں سے فرصت نہیں ہے۔

○ وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ میں قاتلوں کی حمایت نہیں کر رہا۔ اپوزیشن لاشوں کی سیاست نہ کرے انہوں نے کہا کہ نواز شریف سیاست کرنے گجرات گئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ 9۔ افراد کے قتل کے تحقیقات کرانے کے لئے عدالتی کمیشن بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کسی قاتل یا مجرم کی حمایت کرنا میری فطرت نہیں۔ میرا مشن ہے کہ سیاست سے گندگی اور قتل و غارت کو ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات کی انتظامیہ میرے زیر اثر نہیں۔ لاکھوں روپے کے قرضے سے اس کیس کی جو اشتہاری مہم جو تنظیم چلا رہی ہے گجرات میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ گرفتار شدگان میرے سپورٹرز ہیں لیکن اگر وہ ملزم ثابت ہوں تو بالکل معاف نہ کیا جائے۔

○ مسٹر نواز شریف کی منگووال آمد کے موقع پر راستے میں گوجرانوالہ میں نواز شریف کا استقبال کیا گیا۔ سڑکوں پر ٹریفک جام ہو گئی۔ منگووال پہنچنے پر عورتوں نے سینہ کوبی اور بین کئے اور نواز شریف' چوہدری شجاعت حسین وغیرہ لیڈروں کے نام لے کر بچاؤ کی درخواست کی۔

○ اہم سیاستدانوں کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر نواز شریف کی سیکیورٹی کے لئے سخت انتظامات کر دیئے گئے۔ شیخ رشید اور اعجاز الحق کے گھروں پر پہرہ لگا دیا گیا سادہ کپڑوں میں ایجنسیوں کے لوگ بھی تعینات کر دیئے گئے۔ فل ٹائم گارڈ لگانے کی بھی پیشکش کی گئی ہے۔

○ فرنس آئل کی قیمتوں میں مزید 35 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بجلی کے نرخ اور ریلوے کے کرائے بڑھنے کا امکان ہے۔ 1996ء کے دوران یہ تیسرا اضافہ ہے۔

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت نے منگووال قتل کیس کا سخت نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے ملزموں کی گرفتاری کے لئے اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کیا ہے۔ انہوں نے متاثرین کو خط لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ میں سوگوار خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بم دھماکہ سے دو۔ افراد ہلاک ہو گئے 46 زخمی ہوئے۔ دھماکہ ڈوڈا کے بس سٹینڈ کے قریب ہوا۔ دو کشمیری گرفتار کر لئے گئے۔ خواتین نے مظاہرہ کیا۔ بھارتی وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ دہلی بم دھماکہ پاکستان نے کروایا ہے۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سپریم کورٹ میں دوبارہ ریفرنس دائر کرے گی۔ ریفرنس کی منظوری وفاقی کابینہ نے دی تھی۔ اب صدر نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس سے سپریم کورٹ کا اعتراض دور ہو گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں صدر راج میں توسیع سے قبل اسمبلی انتخابات کرانے کا بھارتی منصوبہ طے پا گیا ہے۔ صدر راج کی تجدید کی جائے گی۔ اس سے قبل 17۔ جولائی تک الیکشن ہو گا۔ افسران نے حتمی تاریخ بتانے سے گریز کیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر اسمبلی میں جموں و کشمیر اور لداخ کی نشستوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب کشمیر اسمبلی کی تعداد 76 سے بڑھ کر 87 ہو گئی۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ جب تک میرے خلاف تحریک اعتماد نہیں آئے گی اس وقت تک میں استعفیٰ نہیں دوں گا۔ خیال ہے کہ مسٹر واجپائی 31۔ مئی کو اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکیں گے۔

○ وزیراعظم نے آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم اور پیپلزپارٹی آزاد کشمیر کے ممتاز رہنما مسٹر ممتاز راٹھور کو پیپلزپارٹی کی مرکزی کمیٹی سے نکال دیا ہے۔ ان پر یہ ناراضگی ان کے آزاد کشمیر کی رکنیت سے استعفیٰ سے ہوئی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ حکومت نے مجھے کہا کہ سفیر بن جاؤ اور دنیا میں پھر کر کشمیر کے مقاصد کا پروپیگنڈہ کرو میں نے کہا کہ اب کوٹ پینٹ کہاں پہنوں گا۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم کو صدر بنانے کی تجویز بھی دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر سردار قیوم کو وزیراعظم بنانا تسلیم کر لیں تو صدر پیپلزپارٹی کا بنوا دوں گا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی طرف سے متاثرہ ججوں کی فہرست میں جسٹس احمد سعید اعوان کا نام نہ شامل کرنے پر وضاحت طلب کر لی ہے۔ اور تحریری جواب طلب کیا ہے۔

○ پاکستان میں پندرہ سالوں میں دو صدروں اور دو وزرائے اعظم کے عمروں کے اخراجات پر پونے تین کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں صدر ضیاء نے 20 دفعہ عمرہ کیا۔ اس پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ بے نظیر بھٹو نے 8 دفعہ عمرہ کیا اس پر 73 لاکھ روپے صرف ہوئے میاں نواز شریف نے 3 بار عمرہ کیا جن پر 16 لاکھ روپے سے زائد خرچ ہوئے۔ دیگر وزراء اور ارکان اسمبلی کے عمرہ کے اخراجات پر 20 کروڑ سے زائد اخراجات ہوئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات نئی ووٹر لسٹوں کے مطابق ہوں گے۔ الیکشن غیر جماعتی ہونے کا امکان ہے پرانی لسٹوں سے جعلی ووٹ خارج کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظفراللہ جمالی کو چھ ماہ قبل مسلم لیگ (ج) سے نکال دیا گیا تھا۔ صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قائداعظم کو گالیاں دینے والے ولی خان کے ساتھ نواز شریف بیٹھے ہوئے ہیں۔

○ لاڑکانہ کے قریب ایک کوچ پر فائرنگ سے مری قبائل کے 4۔ افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

○ بنگلہ دیش کے صدر عبدالرحمٰن بسواس کے خلاف بغاوت کے الزام میں 7 سینئر فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ انتہا پسند ہندو تنظیم شیو سینا کے سربراہ بال ٹھاکرے نے دھمکی دی ہے کہ اگر بی جے پی کو اعتماد کا ووٹ نہ دیا گیا تو بھارت میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کی حکومت نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی مظفر آباد شاخ کو آزاد کشمیر میں کام کرنے سے روک دیا ہے۔ مظفر آباد بھجوائے جانے والے ایک سو ملازمین واپس کر دیئے گئے ہیں۔

ہومیو کلینک واقع دارالیمن وسطی برائے فروخت
رابطہ: بھٹی ہومیو کلینک
رحمت بازار ربوہ
فون رہائش: 211186

خان بلڈنگ میٹریل
ساہی وال روڈ۔ ربوہ
تھوک و پرچون اینٹیں حاصل کرنے کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
فون: 831

مکان کرایہ پر خالی ہیں
دارالصدر میں دو مکانات کرایہ پر خالی ہیں
بجلی پانی اور گیس موجود۔ ضرورت مند
حضرات خاکسار سے رابطہ کریں۔
عطاء ربی 13/13 دارالصدر جنوبی ربوہ
فون: 412

گیس اور معدہ کی جلن
روزمرہ کی تکالیف ہیں مگر آئندہ بڑی بیماریوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔ معدہ کی جلن تیزابیت کو HEART BURN CURE اور پیٹ کی گیس اپھارہ کو FLATULENCE CURE فوری اور مستقل شفا دیتی ہیں۔ معدہ کی جلن، گیس، اسہال، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی وغیرہ میں DIGESTIN TAB فوری اور موثر شفاء دیتی ہے۔
قیمت فی دوا 20/- لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2/- کے ٹکٹ ارسال کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
حکیم نظام جان کا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم و لیکوریا ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون: 254634

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زوجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534